

نظرات

اُف یہ مہنگائی، نہیں نہیں یہ مہنگائی نہیں اسے مہنگائی نہیں کہتے ہیں۔ مہنگائی تو اسے کہتے سہی چیز کی قیمت ایک روپیہ سے بڑھ کر سواروپیہ ہو جائے یا حد پے ڈیڑھ روپے ہو جائے۔ لٹاس کے لئے اشیائے خورد و نوش کی کوئی چیز ایک روپیہ سے ایک دم بڑھ کر سواروپیہ ہو جائے غریب عوام پر مہنگائی کی مار ہی سے قبیر کیا جائے گا اور اس پر عوام کا رونا بلکنا اپنی جگہ جائز بنتا ہے۔ لیکن جب اشیائے خورد و نوش کی کوئی چیز مثلاً دال اور ہرے روپے فی کلو بازار میں بکتے ایک دم چالیس بیالیس اور پینتالیس روپے ہو جائے تو اسے ہم کیا کہیں گے۔ اسے مہنگائی کہنا مہنگائی نہیں ہے۔ اس طرح تو کبھی بھی مہنگائی ہوتی سنی نہیں گئی اسے تو ہم بلا مبالغہ ٹوٹ کا نام ہی دیں گے مہنگائی نہیں بلکہ ٹوٹ ہے اور اس ٹوٹ کو عوام بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور دل و دماغ سے برداشت بھی کر رہے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ حکومت بھی دیکھ رہی ہے مگر اس پر دمت کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی ہے۔ بھلا بتائیے تو سہی یہ حد نہیں تو اور کیا ہے کہ پیاز مولی قیمت کی چیز بھی آج گراں قدر بن گئی ہے اور محب نہیں مہنگائی نہیں بلکہ ٹوٹ کا یہ ہی حال غریب عوام کی پہنچ سے پیاز دور ہو جائے گی اور یہ خواص کے محلوں کے یہاں کی قیمتی جنس بنے گی۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی جو ابھی کل تک ابوزیشن میں بیٹھ کر مہنگائی روتی تھی مہنگائی پر بازار بند کر دیا کرتی تھی مہنگائی پر شور شرابہ کر کے حکومت کے ایوانوں کے لئے پیدا کرتی تھی آج اس کی حکومت کے سامنے میں معمولی چیزوں کی قیمتیں آسمان چورہی سے عوام الناس کا بہت بُرا حال ہو گیا ہے ایک لفظ میں اس کو بیان کریں تو یہ کہنا مناسب

اگر اشیائے خورد و نوش کی چیزوں کی آسمان چھوتی قیمتوں نے غریب عوام کا کچھ مزہ ہی نکال دیا ہے تو بازار کا سب مہنگا۔ آٹا، دال، چاول سب مہنگے بہت مہنگے عوام کی پہنچ سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہ سب سزا دہی سبزیوں کی کمیابی بلکہ تابیابی نے رہی سہی کسر بھی نہیں چھوڑی ہے۔ پیاز کے بعد ان آسمان چھوتی قیمت گو بھی پالک، مٹی، ٹماٹر جب بازار میں خریدنے کوئی نکلتا ہے تو وہ ان کی قیمت پوچھ کر اور اپنی جیب ٹٹول کر مایوس واپس گھر آکر رونے لگتا ہے۔ کیا یہ ہی بھارتیہ ماہاری کی حکومتی نظام چلانے کا طریقہ ہے جس میں غریب عوام کی کوئی پوچھ ہی نہیں ہے۔ ان اشیائے خورد و نوش کی قلت بلکہ قحط نے عوام کا دم نکال دیا ہے وہاں خوردنی تیل میں وٹ سرسوں کے تیل میں ایسے اجزاء کی شمولیت جس سے عوام میں بیماری پھیلی اور اس کے بعد سے ان تیلوں کا فقدان اور پھر جب بازار میں یہ آیا تو ۳۸ روپے فی کلو تیل سے بڑھ کر ایک دم ۷۰ روپے تک اس کی قیمت کا پہنچ جانا محیر العقول نہیں تو اور کیسا ہے؟ ہائے یہ مہنگائی نہیں بلکہ یہ ہے جسے دیکھ کر یہ کہنے میں نہیں کوئی حجاب نہیں ہے کہ بیوپاری طبقہ اس موقع کی تلاش میں کہ عوام انسان کی جیسے آن کی آن میں خالی کرالی جائیں؟

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اشیائے خورد و نوش کی آسمان چھوتی قیمتوں کا یہ ہی حال رہا تو وہ دن نہیں جب عوام کا جینا ہی دو بھر ہو جائے گا۔

عوام انسان جہاں اشیائے خورد و نوش کی قلت و قحط سے دوچار ہیں وہیں لائینڈ آرڈر کا لہ بھی ان کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے۔ چوریاں، ڈکیتیاں اور قتل کی خبریں روزانہ اخبارات اکثریت سے پڑھنے کو مل رہی ہیں۔ ہر شخص پریشان ہے کہ ہندوستان جسے جنت نشان کہا ہے وہاں کب تک یہ دل دہلا دینے والی خبریں سننے کو ملتی رہیں گی۔ یہ تو دیکھ کی طرح ملک کو نے وال ہیں۔ جو بھی اس کا ذمہ دار ہے وہ بلاشبہ ملک و قوم کا غدار ہے اور ملک و قوم کے اوروں کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا ہے۔ گزشتہ دنوں دہلی کے عوام کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بسوں کی ہڑتال، پانی بجلی کی قلت اور تکلیف دہ حد تک ان کی کمیابی نے م انسان کا بُرا حال کر دیا ہے ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے ہم ان واقعات و حالات کوام انسان کو پہنچی ان تکالیف کی مذمت کر سکیں۔ آخر کب تک یہ حالات قائم رہیں گے حکومت